4 سلسلہ مطبوعات

مسائل نماز جنازہ

تالیف

محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ

ترتیب

عبدالرؤف ناجی السلفی

ناشر: ادارہ دار السلفیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم سلسلہ مطبوعات نمبر 4

مسائل

نماز جنازہ

تصنیف

محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ

ترتیب

عبدالروف ہانجی السّلفی

ناشر

ادارہ دارالسّلفیہ خیر پورہ آرونی (مقبوضہ کشمیر)

بسم الله الرحمن الرحيم

نام: مسائل نمازِ جنازہ

مصنف: محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ

ترتیب وکمپوزنگ: عبدالرؤف ہانجی السّلفی

ناشر: ادارہ دارالسّلفیہ خیر پورہ آرونی

ہدیہ: ۱۵ روپیہ [نفع ادارہ کے کھاتے میں جائے گا]

اشاعتِ اول: جنوری ۲۰۱۵ء [دوہزار]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

e-mail:armanraouf777@gmail.com

whatsapp=+918803045299

عرضِ ناشر

دینِ اسلام کا سیکھنا اور اس کی اشاعت ہر مسلمان پر فرضِ عین ہے۔ تبلیغِ دین ایک عظیم عبادت ہے اور اس خدمت کے لئے اللہ تعالیٰ جس کو چُن لے اور پھر وہ اپنی ڈیوٹی احسن طریقے سے انجام دے تو وہ کامیاب انسان ہے۔ ادارہ دارالسّلفیہ اگرچہ ابھی اپنی ٹانگوں پر کھڑا ابھی نہیں ہوا ہے تاہم ہمیں اپنی ذمہ داری کا احساس ہے۔ ہم حتی الامکان فریضۂ تبلیغِ دین کو ادا کرنے میں کوشاں ہے۔ اسی سلسلہ کی ایک اور کوشش پیشِ خدمت ہے۔

جنائز کا موضوع ایک اہم موضوع ہے جس پر ایک جامع کتاب مستقبل قریب میں ترتیب دی جائے گی۔ ان شاءاللہ

فی الحال ادارۂ دارالسّلفیہ خیر پورہ، محدث العصر علامۃ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کا ایک مختصر مگر جامع مقالہ چھاپنے کی سعادت حاصل کررہا ہے۔حافظ صاحب نے اس میں حسبِ عادت صرف صحیح اور حسن لذاتہ روایات سے استدلال کیا ہے۔ہم نے مقالہ امانت داری کے ساتھ بغیر کسی کمی یا زیادتی کے نقل کیا ہے۔اصل مقالہ میں حواشی صفحہ کے نچلے حصہ میں دی گئی تھی ۔ چھوٹے سائز کی وجہ سے ہم نے ان پر نمبرنگ دے کر الگ صفحات پر نقل کیا ہیں۔نمازِ جنازہ میں صرف ایک طرف سلام پھیرنے پر لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے اس لئے ہم نے اس پر الگ مضمون تحریر کیا ہے۔ واضح رہے کہ مذکورہ مضمون حافظ صاحب کا نہیں بلکہ ہم نے آپ کی دوسری

تحریروں سے استفادہ کر کے خود لکھا ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کو ہماری یہ کوشش پسند آئے گی اور آپ ہمیں اپنے مفید مشوروں سے فیضیاب کرتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مصنِف حافظ زئی رحمہ اللہ کی تمام خطائیں معاف فرما کر انہیں جنت الفردوس عطا فرمائے اور ہماری ان کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین

عبدالرؤف ہانجی السّلفی

ادارہ دارالسّلفیہ خیر پورہ آرونی

+918803045299

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمازِ جنازہ پڑھنے کا صحیح و مدلل طریقہ

1۔ وضوء کریں (۱)

2۔ شرائط نماز پوری کریں (۲)

3۔ قبلہ رخ کھڑے ہو جائیں (۳)

4۔ تکبیر (اللہ اکبر) کہیں (۴)

5۔ تکبیر کے ساتھ رفع یدین کریں (۵)

6۔ اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں ذراع پر رکھیں (۶)

7۔ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر، سینے پر رکھیں (۷)

8۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفَسِهٖ پڑھیں (۸)

9۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھیں (۹)

10۔سورہ فاتحہ پڑھیں (۱۰)

11۔آمین کہیں (۱۱)

12۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھیں (۱۲)

13۔ایک اور سورت پڑھیں (۱۳)

14۔پھر تکبیر کہیں (۱۴) اور رفع یدین کریں (۱۵)

15۔ نبی ﷺ پر درود پڑھیں (۱۶) مثلاً

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ

اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (۱۷)

16۔تکبیر کہیں (۱۸)اور رفع یدین کریں (۱۹)

17۔میت کے لئے خالص طور پر دعا کریں (۲۰)

18۔چند مسنون دعائیں درج ذیل ہیں

= اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا ،اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ، اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعَدَہٗ (۲۱)

=اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ،

وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَاَبْدِلْهُ دَاراً خَيْراً مِّنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْراً مِّنْ اَهْلِهِ وَزَوْجاً خَيْراً مِّنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ(۲۲)

=اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِىْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ ، فَاَعِذْهُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ ، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (۲۳)

=اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ، كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِناً

فَزِدْ فِیْ حَسَنَاتِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْأً فَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّئَاتِہٖ، اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ (۲۴)

=اَللّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (۲۵)

= اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا،اَللّٰھُمَّ مَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنْھُمْ فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ وَمَنْ اَبْقَیْتَہٗ مِنْھُمْ فَاَبْقِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ (۲۶)

=اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِھٰذِہِ النَّفْسِ الْحَنِیْفِیَّۃِ الْمُسْلِمَۃِ وَاجْعَلْھَا مِنَ الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِھَا عَذَابَ الْجَحِیْمِ (۲۷)

18۔میت پر کوئی دعا موقت (خاص طور پر مقرر شدہ) نہیں

ہے(۲۸) لہٰذا جو بھی ثابت شدہ دعا کرلیں جائز ہے۔ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے قول اور تابعین کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ میت پر کئی دعائیں جمع کی جاسکتی ہیں۔

19۔ پھر تکبیر کہیں (۲۹)

20۔ پھر دائیں طرف ایک سلام پھیر دیں (۳۰)

☆=☆=☆=☆=☆=

حواشی

(۱) حدیث "لا تقبل صلوة بغير طهور" وضوء کے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی / رواه مسلم فی صحيحه: (٥٣٥) ٢٢٤/١ [نیز دیکھئے صحيح بخاری: ٦٢٥١]

(۲) حدیث "وصلوا كما رأيتمونى أصلى" اور نماز

اس طرح پڑھو جیسے مجھے پڑھتے دیکھا ہے/ رواہ البخاری فی صحیحہ: ٦٣١

(۳) موسوعۃ الإجماع فی الفقہ الإسلامی (ج٢ص٧٠٤)

وانظر صحیح البخاری: ٦٢٥١

(۴) عبدالرزاق فی المصنف (٤٨٩/٣، ٤٩٠ ح٦٤٢٨)

وسندہ صحیح، وصححہ ابن الجارود بروایتہ فی المنتقی (٥٤٠)

زبان کے ساتھ نماز جنازہ کی نیت ثابت نہیں ہے۔

(۵) عن نافع قال "**کان (ابن عمر) یرفع یدیہ فی کل تکبیرۃ علی الجنازۃ**" (ابن أبی شیبۃ فی المصنف ٢٩٦/٣ ح١١٣٨٠ وسندہ صحیح)

(٦) البخاری: (٧٤٠) والإمام مالک فی المؤطا (١٥٩/١

ح٣٧٧)

(٧)أحمد فی مسنده(٢٢٦/٥ ح٢٢٣١٣)وسنده حسن،

وعنه ابن الجوزی فی التحقیق(٢٨٣/١ ح٤٧٧)

تنبیہ: یہ حدیث مطلق نماز کے بارے میں ہے جس میں جنازہ بھی شامل ہے کیونکہ جنازہ بھی نماز ہی ہے۔

(٨)سنن ابی داؤد (٧٧٥)وسنده حسن

(٩)النسائی(٩٠٦)وسنده صحیح وصححه ابن خذیمة (٤٩٩)وابن حبان (الاحسان: ١٧٩٧) والحاکم علی شرط الشیخین (٢٣٢/١) ووافقه الذهبی وأخطأ من ضعفه

(١٠) البخاری (١٣٣٥)وعبدالرزاق فی المصنف(٤٨٩/٣، ٤٩٠ ح٦٤٢٨)وابن الجارود(٥٤٠)

☆ چونکہ سورہ فاتحہ قرآن ہے لہٰذا اسے قرآن (قرأت) سمجھ

کر ہی پڑھنا چاہئے۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ جنازہ میں سورہ فاتحہ قرأت (یعنی قرآن) سمجھ کر نہ پڑھی جائے بلکہ صرف دعا سمجھ کر پڑھی جائے ان کا قول باطل ہے۔

(۱۱)النسائی(٩٠٦)وسنده صحيح، ابن حبان (الاحسان: ١٨٠٥)وسنده صحيح

(۱۲)مسلم فی صحیحه (٥٣/ ٤٠٠) وهو صحیح و الشافعی فی الأم (١٠٨/١)وصححه الحاكم على شرط مسلم (٢٣٣/٢)ووافقه الذهبی و سنده حسن

(۱۳)النسائی(٧٤/٤، ٧٥ ح١٩٨٩)وسنده صحيح

(۱۴)البخاری (١٣٣٤)ومسلم(٩٥٢)

(۱۵)ابن أبی شيبة(٢٩٦/٣ ح١١٣٨٠)وسنده صحيح عن ابن عمر رضی الله عنهما

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ مکحول، زہری، قیس بن ابی حازم، نافع بن جبیر اور حسن بصری وغیرہم سے جنازے میں رفع یدین ثابت ہے۔ دیکھئے الحدیث: ۳ (ص ۲۰) اور یہی جمہور کا مسلک ہے اور یہی راجح ہے نیز دیکھئے جنازہ کے مسائل فقرہ: ۳

(۱۶) عبدالرزاق فی المصنف (۴۸۹/۳، ۴۹۰ ح ۶۴۲۸) وسندہ صحیح

(۱۷) البخاری فی صحیحہ (۳۳۷۰) والبیہقی فی السنن الکبری (۱۴۸/۲ ح ۲۸۵۶)

(۱۸) البخاری (۱۳۳۴) ومسلم (۹۵۲)

(۱۹) ابن ابی شیبۃ (۲۹۶/۳ ح ۱۱۳۸۰) وسندہ صحیح

(۲۰)عبدالرزاق فی المصنف (٦٤٢٨)وسنده صحیح وابن حبان فی صحیحه (الموارد:٧٥٤)وابوداؤد (٣١٩٩) وسنده حسن

تنبیہ:اس سے مراد نمازِ جنازہ کے اندر دعا ہے دیکھئے باب ماجاء فی الدعاء فی الصلوة علی الجنازة(ابن ماجه:١٤٩٧)

(۲۱)الترمذی(١٠٢٤)وسنده صحیح وأبوداؤد (٣٢٠١)

(۲۲)مسلم(٩٦٣/٨٥،ترقیم دارالسلام:٢٢٣٢)

(۲۳)ابن المنذر فی الاوسط (٤٤١/٥ ح٣١٧٣)وسنده صحیح، وابوداؤد(٣٢٠٢)

(۲۴)مالك فی المؤطا(٢٢٨/١ ح٥٣٦)وإسناده صحیح عن ابی هریره رضی الله عنه، موقوف

(۲۵)مالك فی المؤطا(٢٢٨/١ ح٥٣٧)وإسناده صحیح

عن ابی هريرة رضی الله عنه، موقوف

یہ دعا سیدنا ابو ہریرہ معصوم بچے کی میت پر پڑھتے تھے۔

(۲۶) ابن أبی شيبة فی المصنف(۲۹۳/۳ ح ۱۱۳۶۱)عن عبدالله بن سلام رضی الله عنه، موقوف وسنده حسن

(۲۷) ابن ابی شيبة (۲۹٤/۳ ح۱۱۳٦٦)وسنده صحيح ، وهو موقوف علی حبيب بن مسلمة رضی الله عنه

(۲۸) ابن أبی شيبة (۲۹٤/۳ ح۱۱۳۷٥)عن سعيد بن المسيب والشعبی (۱۱۳۷۱) عن محمد (بن سيرين) وغيرهم من آثار التابعين قالوا: **ليس علی الميت دعاء موقت** (نحو المعنی)وهو صحيح عنهم

(۲۹) البخاری(۱۳۳٤)ومسلم(۹٥۲)

(۳۰) عبدالرزاق(٤۸۹/۳ ح٦٤۲۸)وسنده صحيح، وهو

مرفوع، ابن ابی شیبة (۳/۳۰۷ ح ۱۱٤۹۱) عن ابن عمر من فعله و سنده صحیح

تنبیہ: نماز جنازہ میں دونوں طرف سلام پھیرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے ثابت نہیں ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے احکام الجنائز (ص ۱۲۷) میں بحوالہ بیہقی (٤/٤۳) نماز جنازہ میں دونوں طرف سلام والی روایت لکھ کر اسے حسن قرار دیا ہے۔ لیکن اس کی سند دو وجہ سے ضعیف ہے

(1) حماد بن ابی سلیمان مختلط ہے اور یہ روایت قبل از اختلاط نہیں ہے۔

(2) حماد مذکور مدلس ہے دیکھئے طبقات المدلسین (۲/٤۵) اور روایت معنعن ہے۔ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ

فرماتے ہیں کہ: جو شخص جنازے میں دو سلام پھیرتا ہے وہ جاہل ہے جاہل ہے (مسائل ابی داؤد عن الإمام أحمد (ص ١٥٤ و سنده صحيح) (اس مسئلے پر مزید دیکھئے ص ٥٦)

☆☆☆☆☆☆☆☆

جنازہ کے بعض مسائل

1۔ نماز جنازہ میں پانچ تکبیروں کا بھی ثبوت ہے دیکھئے صحیح مسلم (۹۵۷/۷۲[۲۲۱۶]) لیکن چار تکبیریں بہتر ہیں کیونکہ یہ کئی سندوں سے ثابت ہیں مثلاً دیکھئے صحیح بخاری (۱۳۳۴) وصحیح مسلم(۹۵۲)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو چار تکبیروں پر جمع کیا تھا، دیکھئے الاوسط لابن المنذر (۴۳۰/۵)وسندہ صحیح

تنبیہ: اگر جنازہ پڑھنے والا بھول کر تین تکبیریں کہہ کر سلام پھیر دے تو جنازہ ہوگیا، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے

[سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے جنازے پر تین تکبیریں

کہیں اور (سلام پھیر کر) چلے گئے۔(مصنف ابن ابی شیبہ ۳۰۳/۳ ح ۱۱٤٥٦ و سنده صحیح)]

2۔ جس مسلمان میت کا جنازہ چالیس ایسے (صحیح العقیدہ) آدمی پڑھیں جنہوں نے اللہ کے ساتھ کوئی شرک نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس میت کے بارے میں ان کی سفارش قبول فرماتا ہے (مسلم [۲۱۹۹] ۹٤٨/٥٩)

3۔ سنن ترمذی میں سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كبّر على جنازة فرفع يديه في اول تكبيرة......" بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے پر تکبیریں کہیں تو آپ نے (صرف) پہلی تکبیر میں (ہی) رفع یدین کیا (ح ۱۰۷۷ وقال:

ھذا حدیث غریب)

اس روایت کی سند میں ابو فروۃ یزید بن سنان ضعیف ہے

(تقریب:۷۷۲۷)

دوسرے راوی امام زہری مدلس ہیں(طبقات المدلسین: ۳/۱۰۲،المرتبۃ الثالثۃ و شرح معانی الآثار للطحاوی باب مس الفرج ۱/۵۵)

سنن دارقطنی میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کی پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے

(۲/۷۵ح۱۸۱٤)

یہ سند دو وجہ سے ضعیف ہے۔

ا:اس کا راوی الفضل بن السکن مجہول ہے(احکام الجنائز للالبانی ص١١٦)

ب: دوسرا راوی حجاج بن نصیر ضعیف ہے(دیکھئے تقریب التہذیب:١١٣٩)

معلوم ہوا کہ نماز جنازہ میں رفع یدین نہ کرنے والی دونوں روایتیں ضعیف یعنی مردود ہیں۔ حافظ ابن حجر نے ان دونوں حدیثوں کو ضعیف قرار دیا ہے"واِسنادھما ضعیفان ولا یصح فیہ شیء،وقد صح عن ابن عباس أنه كان يرفع يديه فى تكبيرات الجنازة ، رواه سعيد بن منصور"

ان دونوں روایتوں کی سندیں ضعیف ہیں۔ اور اس کے

بارے میں (کہ نماز جنازہ میں رفع یدین نہیں کرنا چاہیے) کوئی چیز صحیح نہیں ہے۔ اور ابن عباس سے صحیح ثابت ہے کہ وہ جنازہ کی تکبیروں میں رفع یدین کرتے تھے۔ اس سے سعید بن منصور نے روایت کیا ہے۔ (التلخیص الحبیر ۱۴۷/۲ ح ۸۰۷)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما والے اثر کی سند نہیں ملی۔

تنبیہ: یہ بات عجیب وغریب ہے کہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے سنن ترمذی و سنن دارقطنی کی دونوں ضعیف سندوں کو ملا کر "حسن" قرار دیا ہے۔ حالانکہ ان کی تحقیق کے سراسر برخلاف حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ان دونوں سندوں کو ضعیف ہی سمجھتے ہیں۔

4۔ نماز جنازہ سراً بھی ثابت ہے (دیکھئے سنن النسائی

۱/۲۸۱ ح ۱۹۹۱ والحدیث: ۳ ص ۲۵ و سندہ صحیح) اور جہراً بھی ثابت ہے (دیکھئے سنن النسائی ۱/۲۸۱ ح ۱۹۸۹ وھدیۃ المسلمین، جدید ص ۹۳ و سندہ صحیح)

تنبیہ: اگر تمام مقتدی سورہ فاتحہ فی الجنازہ پڑھنے کے قائل ہوں تو جنازہ سراً پڑھنا افضل ہے اور اگر مقتدی حضرات سورہ فاتحہ فی الجنازہ پڑھنے کے قائل نہ ہوں، انہیں فاتحہ فی الجنازہ کی تعلیم مطلوب ہو تو جنازہ جہراً پڑھنا افضل ہے۔ واللہ اعلم

5۔ نمازِ جنازہ میں دعائے استفتاح ((سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک)) اِلخ پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ دیکھئے مسائل ابی داؤد (ص ۱۵۳) واحکام الجنائز (ص ۱۱۹) الاسئلة

والاجوبۃ الفقھیہ (۱/۲۶۳) والاوسط لابن المنذر (۵/۴۳۶)

تنبیہ: سفیان ثوری اور اسحاق بن راہویہ سے جنازہ میں سبحانک اللھم الخ پڑھنا ثابت نہیں ہے۔

امام شعبی سے ضعیف سند کے ساتھ مروی ہے کہ "فی الاولیٰ ثناء علی اللہ" الخ (مصنَف ابن ابی شیبۃ ۳/۲۹۶ ح۱۱۳۷۸) (ومصنف عبدالرزاق ۳/۴۹۱ ح۶۴۳۴ ونماز مسنون، عبدالحمید سواتی ص ۷۳۰، فیہ سفیان الثوری مدلس وعنعن)

اس میں ثنا سے مراد حمد (سورہ فاتحہ) ہے جیسا کہ شعبی سے ہی دوسری ضعیف سند میں آیا ہے (ابن ابی شیبہ ۳/۲۹۵

ح ١١٣٧٥)

محدث عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ کا مروجہ دعائے ثنا سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی حدیث سے جائز سمجھنا (کتاب الجنائز ص ٥٢) مرجوع اور غلط ہے۔ واللہ اعلم

6۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھایا تو صحابہ کی دو صفیں بنائیں (صحیح مسلم: ٩٥٢/٦٦ وترقیم دارالسلام: ٢٢٠٩)

جس روایت میں تین صفوں کی فضلیت کا ذکر آیا ہے (سنن ابی داؤد: ٣١٦٦) اس کی سند محمد بن اسحاق بن یسار کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔ لہٰذا صفیں طاق ہو یا جفت، دونوں طرح جائز ہے دیکھے صحیح البخاری (باب من صف

صفین او ثلاثه علی الجنازة خلف الامام قبل ح:١٣١٧)

7۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو قبر میں سیدنا ابوطلحہ الانصاری رضی اللہ عنہ نے اُتارا تھا، دیکھئے صحیح البخاری (١٣٤٢ باب من یدخل قبر المرأة)

معلوم ہوا کہ فوت شدہ عورت کی چار پائی کو غیر محرم ہاتھ لگا سکتے ہیں اور کندھا دے سکتے ہیں۔

8۔ جنازے کی اطلاع دینا جائز ہے دیکھئے الحدیث: ١١ ص١٨۔٢١ والسنن الکبریٰ للبیهقی (٧٤/٤)

9۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خودکشی کرنے والے کا جنازہ نہیں پڑھا تھا(صحیح مسلم ٩٧٨/١٠٧ ودارالسلام: ٢٢٦٢)

10۔ اگر بچہ مُردہ پیدا ہو یا پیدا ہوتے ہی مرجائے تو اس کی

نماز جنازہ پڑھنا صحیح ہے دیکھئے سنن ابی داؤد (۳۱۸۰ ولفظہ: **والسقط یصلی علیہ ویدعی لوالدیہ بالمغفرۃ والرحمۃ**، واِسنادہ صحیح)

محمد بن سیرین (تابعی) نے کہا: اگر بچے کی خلقت پوری ہو جائے تو اس کا جنازہ پڑھنا چاہیئے (ابن ابی شیبہ ۳۱۷/۳ ح۱۱۵۸۸ و سندہ صحیح)

11۔ اگر جوتے پاک ہوں تو جوتوں کے ساتھ فرض نماز و نوافل وسنن و جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ دیکھئے صحیح البخاری (۳۸۶) وصحیح مسلم(۵۵۵)

۱۲۔ اگر جنازہ تیار ہو وضو کے لئے پانی نہ ملے اور جنازہ فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو ابراہیم نخعی، عطا بن ابی رباح اور حکم بن

عتیبہ کے نزدیک تیمّم کرکے جنازہ پڑھنا جائز ہے (ابن ابی شیبہ ۳۰۵/۳ ح۱۱٤٦۹ وسندہ صحیح ح۱۱٤۷۱ وسندہ صحیح، ح۱۱٤۷۳ وسندہ حسن)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: اگر تم بے وضو ہو اور جنازہ فوت ہونے کا ڈر ہو تو تیمّم کرکے جنازہ پڑھ لو (ابن ابی شیبہ ۳۰٥/۳ ح۱۱٤٦۷ وسندہ حسن)

13۔ شہید کا جنازہ پڑھنا صحیح ہے دیکھئے صحیح البخاری (ح۱۳٤٤ باب الصلوۃ علی الشهید) و صحیح مسلم (۲۲۹٦)

کئی شہیدوں کی اکٹھی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ دیکھئے شرح معانی الآثار للطحاوی (۵۰۳/۱ باب الصلوۃ علی

الشهداء حديث عبدالله بن الزبير رضى الله عنهما و سنده حسن) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مرد اور عورت کا (اکٹھا) جنازہ پڑھا تو مرد کی میت کو اپنے قریب رکھا (ابن ابی شیبه ۳۱۵/۳ ح ۱۱۵۷۳ و سنده صحیح) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ام کلثوم بنت علی اور ان کے بیٹے کا جنازہ پڑھا تو عورت کی میت کو قبلے کی طرف اور لڑکے کو اپنے سامنے رکھا (ابن ابی شیبه ۳۱۵/۳ ح ۱۱۵۷٤ و سنده صحیح) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نو آدمیوں کا جنازہ پڑھا تو اسے سیدنا ابو ہریرۃ وسیدنا ابن عباس وسیدنا ابو سعید وسیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہم نے سنت قرار دیا (عبدالرزاق فی المصنف ٤٦٥/۳ ح ٦٣٣٧ و سنده صحیح)

معلوم ہوا کہ کئی اموات کا اکٹھا جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

14۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی رضی اللہ عنہ کا غائبانہ جنازہ پڑھا تھا۔ دیکھئے صحیح البخاری (١٣٢٠) وصحیح مسلم (٩٥٢) لہٰذا معلوم ہوا کہ غائبانہ نماز جنازہ جائز ہے۔

15۔ قبر پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے دیکھئے صحیح بخاری (١٣٣٦) وصحیح مسلم (٩٥٤)

مسند البزار میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نهى عن الصلوة بين القبور قبروں کے درمیان نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے (کشف الأستار ١/٢٢١ ح ٤٤١ وسنده حسن)

اس حدیث میں ممانعت سے مراد جنازہ نہیں بلکہ عام نمازیں

ہیں۔حافظ ابن حبان نے اس مفہوم کی ایک روایت کو کتاب الصلوۃ میں ذکر کیا ہے (الاحسان ٥٩٦/٤ ح١٦٩٦ وسنده ضعيف)

جس روایت میں "نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يصلى على الجنائز بين القبور" آیا ہے۔ (المختارة للضياء ٢٤٦/٥ ح١٨٧١، المعجم الاوسط للطبراني ٢٩٣/٦ ح٥٦٢٧)

اس کی سند حفص بن غیاث مدلس کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔حفص مذکور کو محمد بن سعد وغیرہ نے مدلس قرار دیا ہے دیکھئے میری کتاب الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين (٩/١ ص١٦)

حفص بن غیاث کو مدلسین سے باہر نکالنا صحیح نہیں ہے۔

16۔ اگر میت کا جنازہ پڑھ لیا گیا ہو تو دوبارہ جنازہ جائز ہے۔ دیکھئے فقرہ: ۱۵

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے بھائی عاصم بن عمر کا جنازہ، تین دن کے بعد اس کی قبر پر پڑھا (ابن ابی شیبہ ۳/۳۶۱ ح ۱۱۹۳۹ و سندہ صحیح)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا جنازہ، قبر پر دفن ہونے کے بعد پڑھا۔ (مصنف عبدالرزاق ۳/۵۱۷ ح ۶۵۴۹، السنن الکبری للبیہقی ۴/۴۹ و سندہ صحیح)

محمد بن سیرین (تابعی) سے اگر جنازہ فوت ہو جاتا تو وہ

(دوبارہ) جنازہ پڑھتے تھے (مصنف ابن ابی شیبہ ۳۶۱/۳ ح ۱۱۹۴۰ وسندہ صحیح)

17۔ مسجد میں جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ سُہَیل بن البَیضاء رضی اللہ عنہ کا جنازہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں پڑھا تھا (صحیح مسلم :۹۷۳ باب الصلوۃ علی الجنازہ فی المسجد)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں پڑھایا گیا تھا (مؤطا امام مالک ۲۳۰/۱ ح ۵۴۲ وسندہ صحیح)

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث: "من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلیس لہ شیءٌ" جو شخص مسجد میں جنازہ پڑھے اس کے لئے (خالص مسجد کی وجہ سے) کوئی

چیز (اجر) نہیں ہے (سنن ابن ماجه: ۱۵۱۷ واللفظ له)

سنن ابی داؤد : ۳۱۹۱ وسنده حسن ،وقوله، **فلاشيءُ له،**

يعنى من الاجر الخاص كما فسره السندهى) کی

رُو سے افضل یہی ہے کہ مسجد سے باہر جنازہ پڑھا جائے۔

18۔نماز جنازہ پڑھنے کے لئے میت کی چارپائی اس طرح رکھیں کہ میت کا سر شمال کی طرف اور پاؤں جنوب کی طرف ہوں (اسی پر اجماع ہے) میت اگر مرد ہے تو امام اس کے سر کے سامنے قریب کھڑا ہو اور اگر میت عورت ہے تو اس کے سامنے وسط میں امام کھڑا ہو۔ دیکھئے سنن الترمذی(۱۰۳٤ وقال:هذا حديث حسن) وصحيح البخاری(۱۳۳۱) وصحيح مسلم (۹٦٤)

19۔ایوب السختیانی رحمہ اللہ قبر پر (دفن ہونے کے بعد) کھڑا ہو کر دعا کرتے تھے (ابن ابی شیبہ ۳/۳۳۱ ح ۱۱۷۱۰ وسندہ صحیح)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بھی قبر پر دفن کے بعد کھڑے ہو کر دعا کرتے تھے (ابن ابی شیبہ ۳/۳۳۰ ح ۱۱۷۰۵ وسندہ صحیح)

محمد بن المُنکَدِر (تابعی) نے بھی قبر پر دفن کے بعد دعا کی (عبدالرزاق ۳/۵۰۹ ح ۶۵۰۴ وسندہ صحیح)

20۔سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: عصر اور فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے یعنی جائز ہے۔(مؤطا امام مالک ۱/۲۲۹ ح ۵۴۰ وسندہ

صحیح)
زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ، فجر کی نماز کے بعد پڑھا گیا تھا(مؤطا مالك ۱/۲۲۹ ح۵۳۹ وهو صحيح)
عین طلوع شمس، بالکل زوال کے وقت اور عین غروب الشمس کے وقت جنازہ پڑھنا اور میت دفن کرنا ممنوع ہے دیکھئے صحیح مسلم(۸۳۱)
21۔سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: کنا نغسل المیت فمنا من یغتسل المیت ومنا من لا یغتسل "ہم میت کو نہلاتے تھے تو ہم میں سے بعض غسل کرتے اور بعض نہ کرتے"(سنن الدارقطنی ۲/۷۲ ح۱۸۰۲ وسنده صحيح وصححه الحافظ ابن حجر فی التلخيص

الحبیر ۱/۱۳۸ ح ۱۸۲)

جن روایات میں میت کو نہلانے کی وجہ سے غسل اور جنازہ اٹھانے کی وجہ سے وضوء کا حکم ہے، وہ استحباب پر محمول ہے دیکھئے التلخیص الحبیر (۱/۱۳۸) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میت نہلانے والوں پر غسل کرنا ضروری نہیں ہے (السنن الکبری للبیهقی ۳/۳۹۸ و سنده صحیح)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما میت نہلانے والے کو وضوء کرنے کا کہتے تھے (البیهقی ۱/۳۰٦ و سنده حسن)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی میت کو خشبو لگائی اور جنازہ اُٹھا کر مسجد لے گئے آپ

نے جنازہ پڑھا اور دوبارہ وضوء نہیں کیا (البیہقی ۳۰٦/۱، ۳۰۷ و سندہ صحیح)

22۔ جنازے کے فوراً بعد اجتمائی یا انفرادی دعا کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

23۔ امام ابوبکر محمد بن ابراہیم بن المنذر النیسابوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

☆ اس پر اجماع ہے کہ بیوی اپنے خاوند کی میت کو غسل دے سکتی ہے۔

☆ اس پر اجماع ہے کہ عورت چھوٹے بچے (کی میت) کو غسل دے سکتی ہے۔

☆ اس پر اجماع ہے کہ میت کو غسلِ جنابت کرایا جاتا ہے۔

☆اس پر اجماع ہے کہ ریشمی کفن نہیں پہنانا چاہئے۔

☆اس پر اجماع ہے کہ اگر بچہ زندہ پیدا ہوا اور چیخ کر مر جائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھنی چاہئے۔

☆اس پر اجماع ہے کہ اگر آزاد اور غلام کے جنازے اکٹھے ہوں تو امام کے قریب آزاد کا جنازہ رکھنا چاہئے۔

☆ جنازے کی پہلی تکبیر میں رفع یدین کرنے پر اجماع ہے (تفصیلی بحث آگے آرہی ہے)

☆اس پر اجماع ہے کہ حتی الامکان میت کو دفن کرنا فرض (کفایہ) ہے۔جو شخص یا جماعت یہ کام کرے تو تمام مسلمانوں کی طرف سے یہ فرض ادا ہوجاتا ہے(الاجماع ص ۴۲ فقرہ:۷۸ تا ۸۵)

جنازہ میں ہر تکبیر پر رفع یدین سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے۔(جزء رفع الیدین للبخاری: ح ۱۱۱، مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۹۸/۳ ح۱۱۳۸۸ واِسنادہ صحیح)

مکحول تابعی جنازے میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے۔جزء رفع الیدین للبخاری: ح۱۱۶،و سندہ حسن

امام زہری جنازے میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے۔(جزء رفع الیدین للبخاری: ۱۱۸،و سندہ صحیح)

قیس بن ابی حازم (تابعی) جنازے میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے۔(دیکھئے جزء رفع الیدین للبخاری: ۱۱۲، و سندہ صحیح، مصنف ابن ابی شیبہ : ۲۹۶/۳ ح۱۱۳۸۵)

نافع بن جبیر جنازے میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے

تھے۔ (جزء رفع الیدین: ١١٤،وسندہ حسن)

حسن بصری جنازے میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے۔(جزء رفع الیدین: ١٢٢،وسندہ صحیح)

درج ذیل علماء سلف صالحین بھی جنازے میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کے قائل وفاعل تھے۔

ا۔عطاء بن ابی رباح(مصنف عبدالرزاق :٤٦٨/٣ ح٦٣٥٨، ابن ابی شیبہ ٢٩٦/٣ ح١١٣٨٢ وسندہ قوی)

ب۔عبدالرزاق(مصنف :ح٦٣٤٧ وھو صحیح)

ج۔محمد بن سیرین(مصنف ابن ابی شیبہ:٢٩٧/٣ ح١١٣٨٩، وسندہ صحیح)

ان تمام آثار سلف صالحین کے مقابلے میں ابراہیم نخعی (تابعی)

جنازے میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔
(دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ: ج۳ ص۲۹۶ ح۱۱۳۸٦، وسندہ حسن)

معلوم ہو کہ جمہور سلف صالحین کا یہ مسلک ہے کہ جنازے کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا جائے، جیسا کہ باحوالہ گزر چکا ہے اور یہی مسلک راجح وصواب ہے، والحمدللہ

جنازے میں رفع یدین کا نہ کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا صحابہ کرام سے ثابت نہیں ہے۔

وماعلینا الی البلاغ

(۲۱ جمادالاولیٰ ۱۴۲٦ھ)

☆☆☆☆☆☆☆☆

نمازِ جنازہ میں

صرف ایک طرف سلام

از: عبدالرؤف ہانجی السّلفی

نماز جنازہ میں صرف ایک طرف سلام پھیرنی چاہیئے۔ دلائل درج ذیل ہیں:

[ا] امام نافع رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

اِنَّهُ كَانَ صَلَّى عَلَى الْجِنَازَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَكَبَّرَ، فَاِذَا فَرَغَ سَلَّمَ عَلٰى يَمِيْنِهِ وَاحِدَةً

آپ رضی اللہ عنہما جب نمازِ جنازہ پڑھتے تو رفع الیدین کرتے، پھر تکبیر کہتے، پھر جب فارغ ہوتے تو اپنے دائیں

جانب ایک سلام پھیرتے۔ [مصنَف ابن ابی شیبة: ج ٢ ص٤٩٩ ح11491 و سنده صحيح]

[٢] سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ پہلی تکبیر میں سورۂ فاتحہ، سراً پڑھے، پھر تین تکبیریں کہے اور آخر میں سلام پھیر دے۔

[سنن النسائی: 1991 حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں اسے صحیح قرار دیاهے۔تحت حدیث:1335]

[٣] سیدنا ابواُمامہ بن سہل بن حُنَیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''نمازِ جنازہ میں سنت یہ ہے کہ تو تکبیر کہے پھر سورۂ فاتحہ پڑھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر خالصتاً میت کے

لئے دعا کرے اور (فاتحہ کی) قرأت صرف پہلی تکبیر میں ہی کرے پھر اپنی دائیں طرف خفیہ سلام پھیر دے۔" [مصنف عبدالرزاق: 6428۔ یہ روایت صحیح ہے دیکھئے: فتاوی علمیہ ج1ص540-541]

[4] عمرو بن مہاجر الدمشقی کہتے ہیں:

"صَلَّيْتُ وَاثِلَة بِنِ الْاَسْقَعَ عَلٰی سَتِّيْنَ جِنَازَةً، مِنَ الطَّاعُوْنِ، وَرِجَالٌ وَنِسَاءٌ فَكَبَّرَ اَرْبَع تَكْبِيْرَاتٍ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمَةً" [مصنف ابن ابی شیبة: ج۲ ص۵۰۰ ح11505 و سندہ صحیح]

میں نے سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے ساتھ طاعون سے مرنے والے مردوں عورتوں کے ساٹھ [60] جنازے

پڑھے، آپ چار تکبیریں کہتے اور ایک سلام پھیرتے۔

[5] سعید بن جبیر (تابعی) رحمہ اللہ ایک سلام پھیرتے تھے

[مصَنف ابن ابی شیبة: ج ۲ ص ۵۰۰ ح 11501 و سنده صحیح]

[6] امام ابن سیرین رحمہ اللہ ایک سلام پھیرتے تھے [مصنَف ابن ابی شیبة: ج ۲ ص ۵۰۰ ح 11499 و سنده صحیح]

[7] امام حسن بصری رحمہ اللہ ایک سلام پھیرتے تھے

[مصنَف ابن ابی شیبة: ج ۲ ص ۵۰۰ ح 11502 و سنده صحیح]

[8] مکحول [تابعی] رحمہ اللہ ایک سلام پھیرتے تھے [مصنَف ابن ابی شیبة: ج ۲ ص ۵۰۰ ح 11506 و سنده صحیح]

[9] امام ابوحنیفہ کے شاگردِ خاص عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ سَلَّمَ عَلَى الْجِنَازَةِ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَهُوَ جَاهِلٌ

جس نے نمازِ جنازہ پر دو سلام پھیرے وہ جاہل ہے [مسائلِ احمد لابی داؤد ص ۲۱۹ ح1030 و سندہ صحیح]

[10] صالح بن احمد رحمہ اللہ (ف265ھ) اپنے والد امام اہل السنہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں بتاتے ہیں:

وَكَانَ يُكَبِّرُ عَلَى الْجِنَازَةِ اَرْبَعًا، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ وَيَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ ثُمَّ يُسَلِّمُ تِسْلِيْمَةً وَاحِدَةً

آپ رحمہ اللہ جنازے پر چار تکبیریں کہتے، ہر تکبیر کے ساتھ

رفع الیدین کرتے، پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھتے، پھر ایک ہی سلام پھیر دیتے۔ [سیرۃ الامام احمد بن حنبل ص ٤٠]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دونوں طرف سلام پھیرنے والی دلیلوں کا حال

[1] السنن الکبری للبیھقی (ج٤ ص ٧١ ح6988) میں **عبداللہ بن ابی اُوفیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب روایت:**

اس کی سند میں ابراہیم بن مسلم ہجری راوی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔ اس پر امام ابو حاتم الرازی، امام نسائی، امام بخاری، امام ترمذی، امام ابن عدی، امام یحییٰ بن معین، امام احمد بن حنبل، امام جوزجانی، امام ابن سعد اور امام ابن جُنید

نے سخت جروح کی ہیں اور اسے ضعیف ثابت کیا ہے۔
[دیکھئے: تهذيب التهذيب ج 1 ص86 مؤسسة الرسالة بیروت/ تقریب:252]

[2]السنن الکبریٰ للبیھقی (ج ٤ ص ٧١ ح6989) میں
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب روایت:

اس میں کئی عیب ہیں:

(ا) اس میں حماد بن سلیمان اور ابراہیم نخعی راوی ''مدلس'' ہے اور عن سے روایت کرتا ہے۔ مُدلِس جب حَدَّثَنَا یا اَخْبَرَنَا کی بجائے ''عَنْ'' سے روایت کرے تو وہ روایت ضعیف ہوتی ہے[صحیحین کے بغیر] (دیکھئے مقدمہ ابن الصلاح: ص60/ فتاویٰ رضویہ: جلد 5ص245)

(۲) حماد بن ابی سلیمان آخری عمر میں اختلاط کے شکار ہو گئے تھے [دیکھئے: طبقات ابن سعد: ج٦ ص ٣٢٥ ت 2497] یہ معلوم نہیں کہ یہ روایت قبل از اختلاط ہے یا بعد از اختلاط۔

(3) المعجم الاوسط للطبرانی [ح 4337] میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب مرفوع روایت:

اس روایت میں خالد بن نافع الاشعری راوی ضعیف ہے۔ اسے امام ابو زرعہ الرازی، امام ابو حاتم الرازی اور امام نسائی وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ [الجرح والتعدیل ج٣ ص ٣٥٥ ت 1604 / کتاب الضعفاء للنسائی: ص ٣٦ ت 169]

اس روایت کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے غلطی سے حسن قرار دیا

تھا(احکام الجنائز:ص ۱۲۷) لیکن حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے ان کا تعاقب کر کے اس روایت کو ضعیف ثابت کیا ہے۔

حافظ صاحب فرماتے ہیں:

''اسکی سند دو وجہ سے ضعیف ہے:

[۱] حماد بن ابی سلیمان مختلط ہے اور یہ روایت قبل از اختلاط نہیں ہے۔

[۲] حماد مذکور مدلس ہے دیکھئے طبقات المدلسین (ج2 ص45) اور روایت معنعن ہے۔(مختصر صحیح نمازِ نبوی ص 32)''

لہٰذا علامہ البانی رحمہ اللہ کی تحسین مرجوع ہے۔وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ(سورۃ یوسف آیت نمبر 76)

خلاصہ: حافظ زئی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میری تحقیق میں کسی ایک صحابی یا تابعی سے (سوائے ابراہیم نخعی کے) باسند صحیح یا حسن نمازِ جنازہ میں دونوں طرف سلام پھیرنا ثابت نہیں ہے۔ خلاصہ یہ کہ نمازِ جنازہ میں صرف دائیں طرف سلام پھیرنا ہی راجح ہے۔'' [فتاوی علمیه ج1ص545]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مخالفین کا کمر توڑدینے والی دلیل

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اپنی کتاب "غنية الطالبين" میں لکھتے ہیں:

''سلام صرف دائیں جانب پھرے یا دونوں جانب پھیر دے جیسا کہ امام شافعی کا خیال ہے۔ مگر امام احمد کے نزدیک صرف

ایک سلام ہی مستحب ہے۔ آپ کا کہنا ہے کہ چھ [6] صحابہ سے ایک طرف سلام پھیرنا مروی ہے جن میں حضرت علی، عثمان، ابن عباس، ابن ابی اوفیٰ، ابوہریرۃ اور واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم شامل ہیں علاوہ ازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ نمازِ جنازہ پڑھائی اور ایک طرف سلام پھیرا۔'' [غنیة الطالبین ص 557 ترجمہ: مبشر حُسین لاھوری، اریب پبلکیشنز نئی دھلی]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ادارہ دارالسّلفیہ خیر پورہ کی پُرخلوص اپیل

ادارہ دارالسّلفیہ خیر پورہ ایک عظیم الشان علمی مشن لے کر اُٹھا ہے۔ اختلافات اور تقلیدی جمہود کے شور شرابے سے بالاتر، دین کے اہم مسائل عام فہم میں لوگوں تک پہنچانا ہمارا مقصدِ اوّل ہے۔ لیکن جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ سرمایہ دعوت میں ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہے۔ ہم آپ سے اس مشن میں مالی امداد کی امید رکھتے ہیں۔تاکہ یہ پیڑ بہت جلد ایک شجرِ درخشاں بن کر ابھرے۔زکوٰۃ و صدقات میں ہمیں یاد رکھیں۔

Idarah Dar-us-Salafia: Account No. :SB0701040100001428
Masjid Shaikh ibn-e-Baaz:
Account No. SB0701040100001427
J&K Bank Branch Arwani

ادارہ دارالسلفیہ خیر پورہ کی پُر خلوص اپیل

ادارہ دارالسلفیہ خیر پورہ ایک عظیم الشان علمی مشن لے کر اٹھا ہے۔ اختلافات اور تقلیدی جمود کے شور شرابے سے بالاتر، دین کے اہم مسائل عام فہم میں لوگوں تک پہنچانا ہمارا مقصدِ اول ہے۔ لیکن جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ سرمایہ دعوت میں ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہے۔ ہم آپ سے اس مشن میں مالی امداد کی امید رکھتے ہیں۔ تا کہ یہ پیڑ بہت جلد ایک شجر درخشاں بن کر ابھرے۔ زکوٰۃ وصدقات میں ہمیں یاد رکھیں۔

Idarah Dar-us-Salafia: Account No. :SB0701040100001428
Masjid Shaikh ibn-e-Baaz: Account No. SB0701040100001427
J&K Bank Branch Arwani

ادارہ دار السلفیہ

IDARAH DAR-US-SALAFIA

Khairpora, Arwani Mob. : 8803045299

Printed by : Afaf Publishers #9868657547